سوال

(593) غلہ عشر یا فطر۔ یا چرم عقیقہ یا چرم قربانی اپنے اپنے ہاتھ سے خرچ کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غلہ عشر یا فطر۔ یا چرم عقیقہ یا چرم قربانی اپنے اپنے ہاتھ سے خرچ کرنا جائز ہے۔ یا نہیں؟ اگرچہ سردار بھی بطور نام نہاد (مسن بزرگ جو کہ موجود ہوں) کیا ان کی اجازت اور مشورے سے خرچ کیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقررہ سردار کی بعیت کے وقت چرم قربانی وغیرہ کا انتظام اگر اس کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ اور سب بیعت کنندوں نے تسلیم کیا ہے۔ تو اس کی معرفت خرچ کرنا چاہیے۔ اور اگر سردار یا امیر کوئی نہیں۔ تو خود تقسیم کر سکتا ہے۔ لحدیث ان لم یکن امیر الحدیث

تشریح

ادائے زکواۃ ''سرا'' وعلانیۃ'' اصالتہً ونیابۃً بلا ریب روا ہے۔ یعنی اصالہ خود مالک مذکی ہوگا۔ اور نیابتاً ساتھ اذن دینے غیر کو کہ وہ غیر اصل مالک کی طرف سے ادا کردے۔ اور غیر عام ہے۔ کہ سلطان رئیس اعظم ہو یا کوئی اور ادنیٰ شخص دیہانت دار ہو لیکن نیابتا میں زکواۃ اعلانیہ ادا ہوگی۔ اور اصالتہ کی صورت میں کما حقہ پایا جائے گا۔ اور اخفاء اقویٰ ہے۔ علانیہ سے الیٰ آخرہ۔ فتاویٰ نزیریہ ج1 ص491) مسلمانوں کا اگر امام یا خلیفہ ہے تو زکواۃ اور صدقۃ الفطر امام کو دینا چاہیے۔ والا اپنے ہاتھ سے اس کے مصارف میں صرف کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص747

محدث فتویٰ